## سوال

(327) جب امام خطبہ دے رہا ہو تو سلام کہنے اور جواب دینے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو سلام کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور سلام کا جواب دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان (جب مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور کسی کو سلام نہ کہے۔ اس حال میں لوگوں کو سلام کہنا حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((إِذَا قُلتَ لِصَاحِبِکَ أَنصِت یَومَ الجُمُعَةِ وَالإِمَامُ یَخطُبُ فَقَد لَغَوتَ)) (صحیح البخاري، الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب، ح: ۹۳۴، وصحیح مسلم، الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة، ح: ۸۵۱(۱۱) واللفظ لمسلم۔)

’’جب جمعہ کے دن دوران خطبہ تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ خاموش ہو جاؤ تو بھی تم نے لغو کام کیا۔‘‘

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

((وَمَن مَسَّ الحَصَی فَقَد لَغَا)) (سنن ابي داود، الصلاة، باب فضل الجمعة، ح: ۱۰۵۰، وجامع الترمذي، الصلاة، باب ماجاء فی الوضوء یوم الجمعة، ح: ۴۹۸۔)

’’جس نے کنکری کو چھوا، اس نے لغو کام کیا۔‘‘

اس لغو کام سے جمعے کا ثواب ختم بھی ہو سکتا ہے، اسی لیے حدیث میں آیا ہے:

((وَمَن لَغَا فلا جمعة له)) (سنن ابي داود، الصلاة، باب فضل الجمعة، ح: ۱۰۵۱۔)

’’جس نے لغو کام کیا، اسے اس کو جمعہ سے کچھ حاصل نہ ہوا۔‘‘

اگر کوئی تمہیں سلام کہے تو تم الفاظ کے ساتھ اس کا جواب نہ دو، یعنی اسے وعلیک السلام نہ کہو، خواہ اس نے تمہیں السلام علیک کے الفاظ کہے ہوں، البتہ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ زیادہ بہتر ہے کہ مصافحہ بھی نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بندہ سلام کا جواب دے سکتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اسے سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ خطبہ سننے کا وجوب سلام کا جواب دینے کے وجوب سے مقدم ہے، پھر کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس حالت میں سلام کرے کیونکہ اس کا سلام کرنا لوگوں کو خطبہ سننے سے دوسری طرف مشغول کردے گا جبکہ خطبہ سننا واجب ہے، لہٰذا صحیح بات یہ ہے کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو نہ تو سلام کیا جائے اور نہ ہی سلام کا جواب دیا جائے۔[1]

انسان (جب مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور کسی کو سلام نہ کہے۔ اس حال میں لوگوں کو سلام کہنا حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِکَ أَنْصِتْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ» (صحیح البخاري، الجمعة، باب الانصات یوم الجمعة والامام یخطب، ح: ۹۳۴، و صحیح مسلم، الجمعة، باب فی الانصات یوم الجمعة فی الخطبة، ح: ۸۵۱ (۱۱) واللفظ لمسلم)

''جب جمعہ کے دن دوران خطبہ تم اپنے ساتھی سے یہ کہو کہ خاموش ہوجاؤ تو بھی تم نے لغو کام کیا۔''

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

«وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا» (سنن ابي داود، الصلاة، باب فضل الجمعة، ح: ۱۰۵۰، وجامع الترمذي، الصلاة، باب ماجاء فی الوضوء یوم الجمعة، ح: ۴۹۸)

''جس نے کنکری کو چھوا، اس نے لغو کام کیا۔''

اس لغو کام سے جمعے کا ثواب ختم بھی ہوسکتا ہے، اسی لیے حدیث میں آیا ہے:

«وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَہٗ» (سنن ابي داود، الصلاة، باب فضل الجمعة، ح: ۱۰۵۱)

''جس نے لغو کام کیا، اسے اس کو جمعہ سے کچھ حاصل نہ ہوا۔''

اگر کوئی تمہیں سلام کہے تو تم الفاظ کے ساتھ اس کا جواب نہ دو، یعنی اسے وعلیک السلام نہ کہو، خواہ اس نے تمہیں السلام علیک کے الفاظ کہے ہوں، البتہ مصافحہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ زیادہ بہتر ہے کہ مصافحہ بھی نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بندہ سلام کا جواب دے سکتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ اسے سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے کیونکہ خطبہ سننے کا وجوب سلام کا جواب دینے کے وجوب سے مقدم ہے، پھر کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس حالت میں سلام کرے کیونکہ اس کا سلام کرنا لوگوں کو خطبہ سننے سے دوسری طرف مشغول کردے گا جبکہ خطبہ سننا واجب ہے، لہٰذا صحیح بات یہ ہے کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو تو نہ تو سلام کیا جائے اور نہ ہی سلام کا جواب دیا جائے۔ (1)

---

(1) حضرت الشیخ رحمہ اللہ کی اس رائے سے اتفاق ممکن نہیں، اس لیے کہ دل میں سلام کا جواب دینے سے خطبے کے سماع میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ البتہ بالجہر جواب دینا سماع میں خلل کا باعث ہے، اس لیے بالجہر تو یقیناً ناجائز ہوگا، لیکن آہستگی سے جواب دینے میں ممانعت کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

**عقائد کے مسائل : صفحہ326**

محدث فتویٰ